فہرست مضامین

نمبر ۸۱ | مورخہ ۲۸ ۔ اپریل ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہلے کی نسبت آرام ہے ۔ ایام زیر رپورٹ میں بعض اوقات خفیف بخار ہو جاتا رہا ۔ جو پہلے کی نسبت کم تھا ۔

مولانا مولوی سرور شاہ صاحب نے قرآن کریم کا روزانہ درس سورہ فاتحہ سے شروع کر دیا ہے

مولانا قاضی امیر حسین صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشاد کے ماتحت مدرسہ احمدیہ سے فارغ کر کے مہمانوں کی دینی تعلیم پر مقرر کر دیا گیا ہے

ہمارے علماء حافظ روشن علی صاحب و شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری و میر قاسم علی صاحب جو مالیر کوٹلہ مناظرہ کی غرض سے گئے تھے ۔ ۲۴ ۔ اپریل ۱۹۲۱ء کو واپس تشریف لے آئے ۔

اخبار احمدیہ

احمدیوں کا مالیر کوٹلہ میں ثناء اللہ سے زبردست مباحثہ

مارچ ۱۹۲۱ء کے آخری ہفتہ میں مولوی ثناء اللہ سے مولانا حافظ روشن علی صاحب کا مالیر کوٹلہ میں ایک پرائیویٹ مباحثہ ہوا جس پر بعض ذی اثر لوگوں نے خواہش کی ۔ کہ ۱۳ ۔ اپریل ۱۹۲۱ء کو مولوی ثناء اللہ اور احمدیوں کے درمیان پبلک مباحثہ ہو ۔ احمدیوں کی طرف سے بخوشی اس دعوت کو قبول کیا گیا ۔ اور ۴ ۔ اپریل ۱۹۲۱ء کو قادیان سے شرائط مباحثہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام بھیجے گئے ۔ اور ساتھ ہی یہ لکھ دیا کہ اگر ہم کو ان کے متعلق ۱۰ تاریخ تک اطلاع نہ ملی تو ہم ۱۲ ۔ اپریل کو مالیر کوٹلہ میں آجائیں گے ۔ چنانچہ جب کوئی اطلاع نہ آئی ۔ تو ۱۱ اپریل کو ہمارے علماء روانہ ہو کر ۱۲ ۔ اپریل کی صبح کو مالیر کوٹلہ پہنچ گئے ۔ غیر احمدیوں کی طرف سے خان محمد احسان علیخان صاحب مباحثہ کے ذمہ وار ہوئے تھے ۔ مگر خان موصوف نے بعض حالات سے متاثر ہو کر مباحثہ سے پہلو تہی کرنا چاہی ۔ لیکن چونکہ احمدی علماء مالیر کوٹلہ پہنچ گئے تھے اسلئے غیر احمدیوں نے بغیر خان صاحب موصوف کے مشورے کے ثناء اللہ کو تار دیا ۔ اور وہ بھی آگیا ۔ اس کے آنے کے بعد خان صاحب موصوف کے مکان پر متواتر چار دن شرائط پر بحث ہوتی رہی ۔ آخر خدا خدا کر کے شرائط طے ہوئے ۔ اور ۱۷ ۔ اپریل سے ۱۹ ۔ اپریل تک تین دن مباحثہ ہوتا رہا ۔ انتظام جلسہ کے لئے ایک صدر فریقین کا اور ایک تیسرا صدر تھا ۔ ہمارے صدر حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب اور غیر احمدیوں کے صدر مولوی محمد خلیل صاحب سابق مفتی مالیر کوٹلہ تھے ۔ اور تیسرے

پریزیڈنٹ خان احسان علی خان صاحب تھے۔ مضمون بحث پانچ تھے۔ (۱) مسئلہ حیات مسیح - مدعی مولوی ثناء اللہ - (۲) صداقت ماموریں کے معیار (۳) پیشگوئیوں کے معیار (۴) صداقت مسیح موعود ؑ - ان تین مضامین میں مدعی ہم تھے (۵) مبحث ثناء اللہ سے آخری فیصلہ تھا - اسمیں مدعی ثناء اللہ تھا - بحث تقریری تھی - ہمارے مناظر کرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری تھے - اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ثناء اللہ - خدا تعالیٰ کے فضل سے مباحثہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔

شیخ صاحب نے جو معیار صداقت ماموریں کے پیش کئے آٹھ ثناء اللہ نے تسلیم کئے - ایک جو اس کی تفسیر ثنائی کے مقدمہ سے لو تقول کے ماتحت پیش کیا گیا تھا اسمیں تلملایا - صداقت مسیح موعود کے مبحث میں تمام معیار شیخ صاحب نے حضرت اقدس پر چسپاں کئے اور ثناء اللہ ایک معیار کو بھی نہ توڑ سکا - اسی طرح پیشگوئیوں کے جو معیار پیش کئے گئے تھے ثناء اللہ ان کی تردید میں بھی ناکام رہا - صداقت مسیح موعود کے بحث میں علاوہ معیاروں کے چسپاں کرنے کے فلا یظہر علیٰ غیبہ کے ماتحت حضور کی دس پندرہ زبردست پیشگوئیاں جو نہر کسی قسم کے شک و شبہ کے پوری ہوئی تھیں بیان کی گئیں اور آخر میں الحکم اور احمدیہ پاکٹ بک والے مباحثہ کو معیاروں کے مطابق اعتراض سے مبرا ثابت کیا گیا - خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مباحثہ نہایت خوبی سے ختم ہوا۔

آخری بحث میں ہماری طرف سے میر قاسم علی صاحب مناظر تھے - نتیجہ ہمارے حق میں بہت اچھا رہا - دو شخصوں نے بیعت کی - جن کے نام یہ ہیں - صوفی عبد الرحمٰن صاحب غزنوی بن صوفی عبد الرحیم صاحب اور حاکم علی خان صاحب - اول الذکر نے مباحثہ گاہ میں حضرت اقدس ؑ کی صداقت کو مانا - اور اسی جگہ اظہار کیا ۔

۲۱ - اپریل کو عصر کے بعد خان ذو الفقار علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے مکان پر رؤسا مالیر کوٹلہ کی مستورات میں مولانا حافظ روشن علی صاحب نے تقریر کی - اور ۲۲ و ۲۳ اپریل کی درمیانی شب میں ۹ بجے کے بعد خان احسان علی خان صاحب کے مکان پر وعظ کیا - احمدیوں کے علاوہ اور بعض شخص بھی وعظ سننے کے لئے آئے۔

۲۳ - اپریل سنہ ۱۹۲۱ء کو ہمارے علماء مالیر کوٹلہ سے واپس روانہ ہوئے ۔

ایک معزز غیر مبائع حلقہ بیعت میں

بحضور جناب سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

مجھے جو بعض شکوک خلافت کے بارے میں تھے - وہ اللہ کے فضل و کرم سے رفع ہو گئے ہیں - اور میں نے یقین کر لیا ہے - کہ آپ برحق خلیفہ ثانی ہیں - پس میں درخواست کرتا ہوں - کہ مجھے اپنی بیعت میں قبول فرما کر دعائے استقامت فرماویں - نیز میرے واسطے دعائے متعلق خیرات دنیوی و عقبیٰ فرماویں -

دعا کا طالب - خاکسار غلام حسن خان پولیٹیکل تحصیلدار الوں ایجنسی

تحصیل پھالیہ کے احمدیوں کو اطلاع

خادم کا تبادلہ پھالیہ ضلع گوجرانوالہ سے ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ہو گیا ہے - پھالیہ کے گرد و نواح کے احمدی بھائی خادم سے نہیں - بلکہ اسجگہ تبلیغی کام اگر کیا جاوے تو بہت کچھ تبلیغ نہیں ہوئی ہے - اب میرا ارادہ ہے کہ اور گرد کے بھائیوں کی مدد سے اس جگہ مباحثہ کرا کر جہاں تک ہو سکے [illegible] کے احمدی بھائی ضرور مجھ سے ملیں

احباب دعا فرماویں کہ میرا لڑکا جو بیمار ہو اسے صحت ہو

محمد شفیع ویکسینیٹر ڈسٹرکٹ پھالیہ

ولادت

برادرم عزیز احمد صاحب اوورسیر لاہور کے ہاں ۲۲ - اپریل سنہ ۱۹۲۱ء کو دوسرا لڑکا پیدا ہوا - نام بشیر احمد رکھا گیا - احباب مولود کی درازیٔ عمر اور دینداری کے لئے دعا کریں ۔

برادرم مکرم محمد ایوب صاحب بی اے کے ہاں ۲۰ خدا کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا - الطاف الرحمٰن نام رکھا گیا - احباب دعا فرماویں - کہ خدا تعالیٰ مولود کو والدین کے لئے مبارک بنائے - اور لمبی عمر پا کر دین کا خادم ہو -

درخواست دعا

بندہ بفضلہ تعالیٰ اور برکت رسول کریم اور برکت مسیح موعود ؑ اور دعا خلیفہ صاحب اور کل جماعت کے واقعہ ۱۲ کو ذیلدار مستقل مقرر ہو گیا ہے - احباب دعا کریں - کہ اللہ تعالیٰ میرے واسطے اور میرے کو مابعد بھی مبارک کرے اور سفید کپڑے اور مرضی مولا کے ماتحت چلنے کی توفیق ہو - اور ہمدردی مخلوق کا باعث ہوں اور مسیح موعود کا تہ دل سے پیرو کار ہوں - اور خدمت گذار ہوں - اگر کوئی غریب ہو اور اسکو اخبار کی ضرورت ہو تو میں چندہ دینے کو تیار ہوں ۔

الٰہی بخش خان ذیلدار راہوں ڈاکخانہ شاہپور ضلع سیالکوٹ

ایک احمدی بھائی ساکن رنباولی ضلع انبالہ گوناگوں تکالیف میں ہیں - ان کی مشکل کشائی کے واسطے خود دعا کریں اور دوسروں سے کرائی جائے - وہ درخواست دعا کرتے ہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

میڈیکل سکول امرتسر کے احمدی طلباء عنقریب امتحان میں شامل ہونگے - احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار عبد الرحمٰن احمدی فورتھ ایر کلاس

میں ان تمام حضرات سے جن کے ساتھ میرا تعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے برادرانہ ہے نہایت عجز سے عرض کرتا ہوں - کہ خادم کی والدہ بیمار ہے - برادران عاجزی اور درد دل سے دعا فرماویں کہ وحدہٗ لا شریک اپنا فضل کرے - والسلام - خاکسار عبد القدوس انچولی ضلع میرٹھ

میرا ایک مقدمہ فوجداری شروع ہے - اس کی کامیابی کے واسطے جمیع احباب احمدیہ کی خدمت میں نہایت انکساری سے دعا کا خواستگار ہوں - والسلام

یوسف علی احمدی پٹہ دار چک ۱۳ ضلع ملتان

نماز جنازہ

چودھری اللہ دتا صاحب احمدی نمبردار خانا والی ضلع سیالکوٹ اور ان کا پوتا عزیز عبد الرحمٰن دو نو بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں - احباب ان کیلئے نماز جنازہ ادا فرماتے ہوئے عند اللہ ماجور ہوں - والسلام

خاکسار غلام احمد - مولوی فاضل - قادیان

ایک احمدی مسمی جلال قوم کھرل جبٹ موضع شیخوپور فوت ہو گیا ہے احباب اس کا جنازہ غائب پڑھیں -

غلام محمد سیکرٹری انجمن احمدیہ شیخوپورہ

پتھر کے دانت

مجھے کسی ایسے احمدی بھائی کے پتہ کی ضرورت ہے جو پتھر کے دانت وغیرہ بنانے کا استاد ہو اور وہ یہ کام دوسرے بھائی کو سکھلانے میں عار نہ کرے کیونکہ مجھکو اس کام کا شوق ہے - اس فن کے ماہر مہربانی فرما کر مجھ سے خط و کتابت کریں

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان - ۲۸ - اپریل سنہ ۱۹۲۱ء

مسٹر گاندہی اور الہام
مسلمانوں کے لئے خطرہ کا مقام
الہام کا دروازہ صرف اسلام میں ہی کھلا ہے

لالہ لاجپت رائے جی نے ۶ اپریل کو بمبئی میں جو لیکچر دیا۔ اس میں مسٹر گاندہی کو ملہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ :-

"قوموں کے اتہاس (تاریخ) میں ایسے سمے (وقت) آیا کرتے ہیں۔ جب پرماتما کی طرف سے کسی نہ کسی کو الہام ہوتا ہے۔ وہ الہام ۱۹۱۹ء میں مہاتما گاندہی کو ہوا۔ اور انہوں نے شاید ہزاروں سینکڑوں یا کم سے کم ۱۵۰ برس کے بعد ایک ایسی چیز کو پھر جنم دیا۔ جس سے دیش بغیر کسی شک کے یہ ظاہر کر سکتا ہو۔ کہ وہ سب متفقہ طور پر کسی خاص چیز کے برخلاف ہے۔ یہ طریقہ ۶ اپریل کو ہڑتال کے ذریعہ استعمال کیا گیا۔"

(بندے ماترم ۱۲- اپریل سنہ ۱۹۲۱ء)

گویا ۶ - اپریل ۱۹۱۹ء کو مسٹر گاندہی نے ہڑتال کی جو تحریک کی تھی۔ وہ ان کی اپنی طرف سے نہ تھی۔ بلکہ اس کا انہیں خدا کی طرف سے الہام ہوا تھا۔

قطع نظر اس سے کہ مسٹر گاندہی نے اسوقت تک الہام کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ وہ مسلمان جو مسٹر گاندہی کو نہ صرف ملکی بلکہ اپنے مذہبی معاملات میں امام بنائے ہوئے ہیں۔ اور جو ان کے ارشاد پر ۶ - اپریل کی ہڑتال میں شامل تھے وہ لالہ جی کے اس نئے انکشاف کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور کہانتک اس کی قدر و منزلت کرتے ہیں۔ لالہ صاحب جیسے ذمہ دار شخص کی نسبت یہ تو کہا نہیں جا سکتا۔ کہ انہوں نے بطور خود اور اپنے پاس سے گھڑ کر مسٹر گاندہی کی منشاء کے خلاف اسبات کو بیان کر دیا۔ اسلئے مسٹر گاندہی کے "پس رووں" کو چاہیئے۔ کہ اب انہیں ملہم بھی مان لیں۔ اور ان کے احکام کو خدا کی طرف سے الہام سمجھا کریں۔ کیونکہ بقول لالہ لاجپت رائے صاحب وہ اس زمانہ میں خدا کی طرف سے الہام پاکر کھڑے ہوئے ہیں۔

احکام اسلام کو پس پشت ڈالنے والوں اور ایک مشرک کو اپنا مذہبی راہنما تسلیم کرنے والوں سے کوئی عجیب نہیں کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہ اسلام میں اب کسی کو خدا کی طرف سے الہام نہیں ہو سکتا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے کوئی ملہم نہیں بن سکتا۔ مسٹر گاندہی کو ملہم مان لیں اور ان کو مورد الہام الٰہی یقین کر کے اسلام پر مشرکانہ عقائد کو فضیلت دے دیں۔ کیونکہ جب اس نہایت نازک زمانہ میں ان کے نزدیک اسلام میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ پیدا ہو سکتا ہے۔ جو دنیا کی اصلاح کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام پاکر کھڑا ہو۔ بلکہ اس منصب کو مسٹر گاندہی کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ جو ہندو مذہب کے پیرو اور عقائد کے لحاظ سے اسلام کے سخت مخالف ہیں۔ اور اسلام کو خدا کی طرف سے سچا مذہب یقین نہیں کرتے۔ تو صاف بات ہے۔ کہ مسٹر گاندہی کے مذہبی عقائد اور خیالات کو اسلام سے برتر اور اعلیٰ تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور ماننا پڑیگا۔ کہ خدا تعالیٰ کو وہی عقائد اور وہی اعمال پسند ہیں۔ جن کی تلقین مسٹر گاندہی کے مذہب میں کیگئی ہے۔ اور اسلامی عقائد اور اعمال خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے بالکل خلاف ہیں۔ کیونکہ مسٹر گاندہی کو اپنے مذہب کے مطابق اعتقاد اور اعمال بنانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اپنا محبوب بنا لیا اپنے کلام سے مشرف کر دیا۔ اور دُنیا کی ہدایت کیلئے منتخب کر لیا۔ لیکن مسلمانوں کے نزدیک اسلام کی تعلیم پر چلنے والوں میں سے نہ کسی کو یہ رُتبہ اور یہ مرتبہ حاصل ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔

دراصل مسلمانوں نے مسٹر گاندہی کی پیروی کا فخر حاصل کرنے کے شوق میں اسلامی عقائد اور احکام کو جس بے دردی سے پاوں کے نیچے روندنا شروع کیا ہے۔ اس سے ہمارے ہندو دوستوں کو یہ جرأت ہو گئی ہے کہ مسٹر گاندہی کو ایک ملکی لیڈر اور سیاسی مدبر کے درجہ سے بڑھا کر ایک مذہبی مصلح کی حیثیت سے پیش کریں۔ تاکہ ان کی اسلامی احکام میں کھلی کھلی دست اندازی بلکہ پامالی کو مسلمان گوارا کر سکیں۔

ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ مسٹر گاندہی کی طرف عجیب و غریب باتیں بطور معجزہ کے منسوب کی گئی تھیں۔ مثلاً مشہور کیا گیا کہ اعظم گڈھ میں مسٹر گاندہی کے رُوحانی تصرف نے ایک گیہوں کے کھیت کو تلی میں بدل دیا۔ اور گورکھپور میں دو گرے ہوئے درخت مسٹر گاندہی کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسی طرح یہ کہ دو مُردہ لڑکوں کو زندہ کر دیا۔ اور جگن ناتھ کے مندر سے آواز آئی ہے۔ کہ گاندہی کی اطاعت کرو۔

اس قسم کی کرامات اور معجزوں کو مسٹر گاندہی کی طرف منسوب کر کے ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک شایع کرنے کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ عوام کے دلوں میں مسٹر گاندہی کی ایسی عزت اور وقعت قائم کر دی جائے۔ جس کی وجہ سے وہ لوگوں کے مذہبی احساسات اور جذبات پر قابو پالیں۔ اور پھر جس طرح چاہیں۔ انہیں تغیر و تبدل کر سکیں۔

کرامات گاندہی کا یہ سلسلہ اسی حد تک ختم نہیں ہو گیا بلکہ دن بدن زیادہ زور کے ساتھ چلایا جا رہا ہے۔ اور اب تو اسکی آبیاری ان حلقوں میں کی جا رہی ہے۔ جو تعلیم یافتہ اور نئی روشنی کے دلدادہ کہلاتے ہیں۔ مثلاً حال ہی میں لاہور کے آریہ اخبار پرتاپ نے ایم کلیمنشو سابق وزیر اعظم فرانس کی طرف سے جو گذشتہ ایام میں سیر و سیاحت کے لئے ہندوستان آئے تھے۔ لکھا ہے کہ :- "مینے گوالیار میں صرف دو شیروں کا شکار کیا۔ اگرچہ میں چار دن اور چار رات ایک غار میں پڑا رہا یہ جانور جب انہیں کسی یورپین کی بُو آتی ہے۔ تو بھاگ جاتے ہیں" اور اس پر یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اس جواب سے ظاہر ہے کہ جانوروں تک بھی یوربینوں کے ساتھ عدم تعاون کا اثر پہنچ گیا ہے۔"

گویا آجکل کا عدم تعاون جو مسٹر گاندہی کی ایجاد ہے۔ انسانوں سے گذر کر حیوانوں پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ اور وہ جان کے خوف سے کسی شکاری کے سامنے سے نہیں بھاگ رہے ہوتے۔ بلکہ عدم تعاون کر رہے ہوتے ہیں۔

غالباً پرتاپ نے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے اسبات کا ثبوت بھم پہنچا لیا ہو گا کہ جب کوئی عدم تعاون کا حامی اور دلدادہ شکار کے لئے نکلتا ہو گا۔ تو جانور دوڑ دوڑ کر اس کے پاس آتے اور اسکے سامنے لیٹ جاتے ہونگے۔

ابھی دنوں اخبار بندے ماترم وغیرہ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ۵ اپریل کو جب سینٹرل ہندو یونیورسٹی کے ہال میں جہاں بی اے کا امتحان ہو رہا تھا۔ یکایک ایک لنگور آ گیا جس نے طلباء کے ڈیسک اُلٹنے اور اندر گھسنے لگا پانچ ہی منٹ میں اس نے بہت سے ڈیسک الٹ دیئے۔ دواتیں توڑ دیں۔ ایک لڑکی جو امتحان دے رہی تھی۔ اس کی گھڑی کا شیشہ توڑ ڈالا اور سارے کرہ میں ہلچل مچا دی۔ آخر طالب علموں کی کوشش سے وہ لنگور بھاگ گیا۔ کئی طلباء کہنے لگے کہ یہ مہاتما گاندھی کا دوت (قاصد) ہے جو نصیحت کرنے آیا ہے کہ دیش کی خدمت میں فوراً کمر بستہ ہو جاؤ اور اس سے منہ نہ موڑو۔

لنگور کے واقعہ اور ایم کلیمنٹسو کے فقرہ سے جو نتائج نکالے گئے ہیں۔ ان میں کس قدر معقولیت کو دخل ہے۔ اسے جانے دیجئے دیکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ یہ نتائج اخذ کرنیوالے کون لوگ ہیں۔ روزانہ اخبار کا ایڈیٹر اور بی اے کا امتحان دینے والے نوجوان۔ جب ایسے لوگوں کی طرف سے اس قسم کے نتائج مسٹر گاندھی کے متعلق شائع ہونے لگے۔ تو عوام کو ان کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے میں کیا چارہ ہو گا۔

ہندوؤں کے تعلیم یافتہ اور سمجھدار طبقہ کی طرف سے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ مسلمان اس وقت تک جس قدر مسٹر گاندھی کے زیر اثر ہو چکے ہیں۔ اس کو وہ کافی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس کو وہ پہلا قدم قرار دیکر اور آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ اور ایسے رنگ اور طرز میں مسٹر گاندھی کو پیش کر رہے ہیں۔ کہ ان کو مسلمانوں کے تمام مذہبی عقائد اور خیالات پر اقتدار حاصل ہو جائے۔

اس کا جو کچھ نتیجہ ہو گا اسے دوربین آنکھیں قبل از وقت دیکھ رہی ہیں۔ اور دور اندیش دل ابھی سے محسوس کر رہے ہیں۔ کہ اس سے مسلمان کہلانے والوں کے دلوں سے اسلام کی رہی سہی محبت اور الفت بھی نکل جائیگی۔ اسلام کو وہ خشک اور بے ثمر شجر سمجھینگے۔ اسلامی عقائد اور اعمال ان کے نزدیک بے حقیقت ہو جائینگے۔ اور اس کی بجائے وہ مسٹر گاندھی کے مذہبی خیالات اور اعمال کے دلدادہ ہو جائینگے۔ کیونکہ جب انہیں ایک طرف مسٹر گاندھی کی فرضی اور بناوٹی کرامات سنائی جائینگی۔ اور دوسری طرف یہ کہا جائیگا کہ وہ اس زمانہ میں خدا سے الہام پاکر کھڑے ہوئے ہیں تو طبعاً ان میں خیال پیدا ہو گا کہ اسلام میں بھی کوئی ایسا آدمی ہے یا نہیں۔ اور جب انہیں نہ تو فرضی کرامتوں کا غلط اور نادرست ہونا بتایا جائیگا۔ اور نہ کسی ایسے انسان کا پتہ دیا جائیگا۔ جس نے مسلمان ہو کر خدا تعالیٰ سے شرف مکالمہ مخاطبہ حاصل کیا۔ اور جو الہام پاکر دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا ہوا۔ بلکہ یہ کہا جائیگا۔ کہ اسلام میں الہام کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے۔ اور کوئی شخص اسلام میں رہکر ملہم نہیں ہو سکتا۔ اور جو الہام کا دعویٰ کرے۔ وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ تو ان کے دلوں میں اسلام کے متعلق جو تھوڑی بہت محبت ہے یہ وہ بھی کافور ہو جائیگی۔ اور اگر وہ علی الاعلان مسٹر گاندھی کے مذہب میں داخل نہ ہو جائینگے۔ تو اس میں شک ہی نہیں کہ اسلام سے وہ اس سے بہت زیادہ دور ہو جائینگے جتنے کہ اب ہیں۔

کہاں ہیں اسلام کی محبت اور الفت کا دعویٰ کرنیوالے اور اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کا ادعا رکھنے والے دیکھیں اور غور کریں کہ مسٹر گاندھی کو جس حیثیت اور پوزیشن میں اب پیش کیا جانے لگا ہے۔ اس کو اگر عوام نے تسلیم کر لیا۔ تو پھر جس اسلام کا انہیں دعویٰ ہے۔ وہ کہاں رہے گا۔

آہ کس قدر رونے کا مقام ہے کہ مسلمانوں سے غور و فکر کا مادہ اُٹھ گیا۔ وہ اپنے نفع و نقصان کے سمجھنے سے قاصر ہو گئے۔ دوست دشمن میں تمیز کرنے سے عاری ہو گئے۔ ورنہ وہ انسان جسے خدا نے اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے اسلام کے احکام پر چلنے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل فرمانبرداری کرنے کی وجہ سے الہام سے مشرف کر کے بھیجا۔ اس کو قبول کرتے۔ اور مخالفین اسلام کی خواہشات کا ہدف بننے سے بچ جاتے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ تمام مذاہب پر اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے مسلمان اس بات کو تسلیم کر لیں کہ الہام الٰہی کا دروازہ صرف اسلام میں ہی کھلا ہے۔ اور یہ شرف صرف اسی شخص کو حاصل ہو سکتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم اور آپ کا متبع ہو۔ اور اس کا ثبوت حضرت مرزا صاحب کا وجود باجود ہے۔ جن کے بیشمار الہام قبل از وقت شائع ہو کر پورے ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔

لیکن اگر مسلمانوں نے حضرت مرزا صاحب کو قبول نہ کیا۔ اور اسی بات پر اڑے رہے کہ اسلام میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی شخص الہام پاکر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جو مخلوق کی اصلاح کرے تو یاد رکھیں کہ وہ ایسے حالات میں گذرنے والے ہیں جو ان کا نام و نشان مٹا دینگے۔

پرکاش کا دل آزار رویہ

مُنہ پھٹ آریہ اخبارات کو جب ہماری طرف سے ترکی بہ ترکی جواب دیا جاتا ہے تو وہ چیختے چلاتے ہیں کہ احمدی اخبارات انکی دل آزاری کرتے اور درشتی سے کام لیتے ہیں۔ لیکن ہماری جوابی تحریروں اور مدلل و معقول اعتراضات پر شور مچانیوالے ہمارے متعلق جس شرافت اور تہذیب کا ثبوت دیتے ہیں اس کا اندازہ ان کے لمبے چوڑے گندے اور دل آزار مضامین کو چھوڑ کر ایک چھوٹی سے چھوٹی تحریر سے بھی لگایا جا سکتا ہے

۲۴۔ اپریل کا پرکاش "احمدی مشنری ممالک غیر کو" کے عنوان سے ممالک غیر کو جانے والے مبلغین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"ایک بات جس میں آریہ لوگ احمدیوں سے سبق لے سکتے ہیں۔ وہ دھرم کے لئے جوش ہے۔ ہم انکی تنگ دلی اور کمینہ پن کو پسند نہیں کرتے لیکن اپنے خیالات کے پرچار کے لئے جس جوش کا وہ اظہار کر رہے ہیں۔ اس کی تعریف کئے بنا نہیں رہ سکتے"

چونکہ اس موقعہ پر تنگ دلی اور کمینگی کا ہم پر الزام لگانا الزام لگانیوالے کی اپنی کمینگی اور بے حیائی کو ظاہر کرتا ہے۔ اسلئے اسکے متعلق ہم کچھ نہیں کہتے۔ البتہ ہم آریہ اخبارات سے اتنا دریافت کرتے ہیں۔ کہ دل آزاری اور شرارت انگیزی کے جرم کا مجرم کون ہے۔

اسی پرچہ میں "قادیان کے مرزائیوں کی کمینہ حرکت" کے عنوان سے اس مختصر مضمون کو درج کر کے جو مولوی عطاء اللہ کے متعلق الفضل میں شائع ہو چکا ہے پرکاش نے اپنی شرافت کا مزید ثبوت دیا ہے۔ اگر کسی دشمن اور بدترین دشمن کے متعلق اظہار حقیقت "کمینہ حرکت" ہے تو ویدوں میں ایشور مہاراج نے دشمنوں کے تباہ و برباد اور خوشی منانے کے متعلق جو دعائیں سکھائی ہیں انکو کمینہ ترین حرکت قرار دینا پڑیگا۔ کیا پرکاش اس امر کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے؟

خطبۂ جمعہ

بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر قائم رہنے کا طریق

از مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب -

(۲۲- اپریل ۱۹۲۱ء)

پارہ ۲۴ رکوع ۴ کی آیات پڑھکر فرمایا:-

وعظ میں عموماً دو قسم کی باتیں سنائی جاتی ہیں۔ پہلا حصہ تو یہ ہوتا ہے۔ کہ فلاں کام نہ کرو۔ دنیا میں مضر ہے یا آخرت میں۔ یا دونوں میں مضر ہے۔ اس سے بچو۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ شرک نہ کرو۔ حرام خوری نہ کرو۔ بدنظری نہ کرو شراب نہ پیو۔ یہ پہلی بات ہوتی ہے۔ جو انسان کو خدا کو راضی کرنے کے لئے اختیار کرنی پڑتی ہے۔ گویا بری باتوں کا چھوڑنا پہلا قدم ہے خدا کی طرف جانے کا۔ یہ وعظ کا پہلا حصہ ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ اچھے اعتقاد اور خیال بتائے جاتے ہیں۔ کہ ان پر قائم ہو جاؤ۔ مثلاً خدا کو واحد ماننا۔ رسولوں۔ فرشتوں۔ خدا کی کتابوں کو ماننا۔ پھر اس جہان کے بعد اور جہان کو ماننا جس میں اس جہان کے اعمال کی جزا سزا ہوگی۔ بہشت دوزخ کو ماننا۔ اسی طرح کچھ اچھے اخلاق ہوتے ہیں۔ جن پر کاربند ہونے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اسی طرح نیک اعمال ہوتے ہیں۔ ان کی پابندی کے لئے کہا جاتا ہے۔ مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ ہمسائیوں سے۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا وغیرہ۔

لیکن غور کر کے دیکھنے سے ان وعظوں کے متعلق نظر آتا ہے کہ بہت دل تو ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں پہلے حصے کے چھوڑنے اور دوسرے حصے کے کرنے کی خواہش ہی پیدا نہیں ہوتی۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ خیال تو پیدا ہوتا ہے۔ مگر عزم نہیں ہوتا۔ کہ کریں۔ پھر کچھ ایسے ہوتے ہیں اور بہت تھوڑے ہوتے ہیں کہ جن کاموں سے منع کیا جاتا۔ ان کو چھوڑتے ہیں۔ اور جن کے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ وہ کرتے ہیں۔ ہزاروں وعظوں اور بہت سی نصیحتوں کے بعد ایسا خیال ان کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ مگر ان میں سے بھی بہتوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ مسجد میں سے جب وعظ سنکر نکلے تو اسی وقت ان کا ارادہ ٹوٹ گیا۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ گھر جا کر توڑ دیتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہوتے۔ کہ ہفتہ عشرہ تک قائم رہتے ہیں لیکن پھر قائم نہیں رہ سکتے۔ اور بعض تو ایسے دیکھے ہیں کہ قسمیں کھاتے ہیں کہ فلاں فعل نہیں کرینگے۔ مگر پھر اس قسم پر قائم نہیں رہتے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کونسی بات ہو؟ کہ ایسا نہ ہو اور جو کوئی عزم کرے۔ اس پر قائم رہے۔ رسول کریمؐ کی حدیث ہے کہ کوئی شخص ایسی سختی دین پر نہیں کریگا۔ کہ دین اس پر غالب ہو جائیگا۔ یعنی اس میں کمزوری آجائیگی۔ اسلئے کیا کرو سداد اختیار کرو۔ سداد کے یہ معنے ہیں کہ درمیانی حالت اختیار کی جائے۔

دو قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ ایک تو انبیاء کہ خدا کی نافرمانی ان سے سرزد ہی نہیں ہوتی۔ اور دوسرے اولیاء اللہ ان سے بدی سرزد تو ہو سکتی ہے۔ مگر خدا ان کو محفوظ رکھتا ہے۔ یہ خاص لوگوں کا حال ہے۔ عام کیلئے نہیں ہو سکتا اسلئے یہی عام کو کرنا چاہیئے۔ کہ سداد اختیار کریں۔ اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں۔ کہ کبھی کمزوری ہو جاتی ہے۔ مگر کثرت سے فرمانبرداری ہی ہوتی ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کے متعلق خدا فرماتا ہے:- لیس لک علیہم سلطان ان پر شیطان کا قبضہ نہیں ہو سکتا۔

قرآن اور احادیث اور اولیاء اللہ کی کتابوں کے پڑھنے سے مجھے جو سمجھ میں آیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دو باتیں ہونی ضروری ہیں۔ یا کم از کم ایک کا ہونا ضروری ہے۔ جب یہ آجائیں۔ تو انسان نیکیوں پر قائم رہ سکتا ہے اور برائیوں سے بچ سکتا ہے۔ (۱) خدا کی محبت (۲) خدا کا جلال اگر محبت نہیں تو جلال ہو۔ اور اگر جلال نہیں تو محبت ہو لیکن ایک ضرور ہو۔ جب یہ ہو۔ تو انسان کثرت سے اور عادت کے طور پر برائی اور بدی نہیں کرتا۔ شاذ و نادر ہو جائے تو اور بات ہے۔ بات یہ ہے کہ جس کی دل میں محبت ہو۔ اس کے خوش کرنے کے لئے انسان وہی کرتا ہے۔ جو وہ پسند کرے۔ اسی طرح جلال رعب اور ڈر کی وجہ سے بھی انسان اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے اور اسمیں شک نہیں۔ کہ اگر محبت کوئی چیز ہے۔ تو حقیقی طور پر خدا ہی کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ محبت حسن اور احسان کی وجہ سے ہوتی ہے۔ حسن وہ خوبیاں ہیں۔ جو اس ذات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اور احسان وہ خوبیاں ہیں۔ جن کا فائدہ دوسروں کو پہونچے۔ یہ دونو قسم کی خوبیاں بدرجہ اتم خدا ہی میں پائی جاتی ہیں۔ بس اس جیسا کوئی محبوب بھی نہیں ہو سکتا۔

عظمت اور جلال طاقت سے دل میں بیٹھتا ہے۔ اور اسمیں بھی شک نہیں۔ سب بڑائیاں اور طاقتیں اسی کا حصہ ہیں۔ اور جیسا جلال اسمیں پایا جاتا ہے۔ اور کسی میں قطعاً نہیں پایا جاتا۔ تو یاد رکھو جس میں خدا کی محبت اور جلال ہوگا۔ اس میں اطاعت خدا بھی ہوگی۔ اور جس میں یہ نہ ہونگی یا ان میں سے ایک نہ ہوگی۔ وہ برائیوں میں بڑھا ہوا ہوگا۔ ان آیات میں خدا نے یہی بات بیان کی ہے فرماتا ہے کیا وجہ ہے۔ کہ ان لوگوں میں شرک آیا۔ آگے بتایا۔ ماقدروا اللہ حق قدرہ۔ انھوں نے اللہ کے قدر کو نہیں پہچانا۔ اسی طرح سب بدیاں خدا کی عظمت کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اگر دل میں خدا کی عظمت ہو۔ تو انسان بدی کے قریب نہ جائے۔ پہلے عظمت کو کھوتا ہے۔ پھر بدی کرتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ یہ دو باتیں یعنی محبت اور عظمت خدا کی کس طرح پیدا ہو۔ اس کا طریق حصول جب سے دنیا بنی ہے۔ یہ رہا ہے۔ کہ خدا کسی کو اپنی طرف سے بھیجدیتا ہے۔ اس سے تعلق پیدا کرنے کی وجہ سے یہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ انسان جس قدر اس کی زیادہ اطاعت اور فرمانبرداری کریگا۔ اسی قدر خدا کی محبت اور عظمت بڑھتی جائیگی۔

مثال سے بات کھل جاتی ہے۔ اسلئے بیان کرتا ہوں صحابہ کچھ پارسیوں سے آئے تھے۔ کچھ مجوسیوں سے کچھ اہل کتاب سے۔ کچھ کفار اور مشرکین سے آئے تھے ان کو رسول کریمؐ نے احکام دئیے۔ جن کی انھوں نے فرمانبرداری کی۔ پھر دیکھو کس طرح خدا کی عظمت اور محبت انمیں پیدا ہوگی۔

ان کو حکم ہوا تھا - کہ جو لوگ تمہارے راستہ میں روکیں ہیں اگر ان کو ہٹا دوگے - تو ہم دونو سلطنتوں کے وارث کر دینگے - اب صحابہ اس حکم کو بجا لائے - انہوں نے مال بھی جنگ میں خرچ کئے - اور لڑائیاں کیں - آج کل کی طرح نہیں - کہ تنخواہ لے کر لڑتے تھے - انہوں نے مال اور جانیں قربان کیں - اور اپنے خونوں کو اس طرح بہادیا - کہ دوسرا پسینے کو بھی اس آزادی سے نہیں بہاتا اس کا نتیجہ کیا ہوا - یہی کہ جو وعدہ رسول کریمؐ نے خدا کی طرف سے ان سے کیا تھا - کہ قیصر کسریٰ کے ملکوں کے تم کو بادشاہ بنا دینگے - وہ پورا ہو گیا - حضرت عمرؓ کے وقت یہ جنگ شروع ہوئی ہے - اس وقت جب دو بلانے تھے - کہ فلاں علاقہ میں جہاد فی سبیل اللہ کی ضرورت ہے چلو - سُننے والے لوگوں سے کوئی کھڑا ہو جاتا ہے - کہ میں جاتا ہوں - اس کو سردار بنا دیتے اور کہتے اپنی قوم سے آدمی چن لو - اور پھر کہتے - کہ خدا نے جن دو ملکوں کا مسلمانوں کو دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے - اس میں سے کس موعود ملک میں تم جانا چاہتے ہو - وہ جس علاقہ میں جانا چاہتا کہہ دیتا - کہ فلاں ملک میں جانا چاہتا ہوں - اس طرف کی اجازت دی جاتی * دیکھو ان صحابہ نے جب فرمانبرداری کی تو پھر اس عظیم الشان کامیابی کو حاصل کیا - جو اُنکے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتی تھی -

اب جس شخص نے یہ نظارہ دیکھا ہو - اس کے دل میں خدا کی محبت اور بڑائی ہو گی یا نہیں - اگر اس کے سامنے سلطنت کے قوانین جائیں - تو بھی بات نہیں کر سکتا کیونکہ خدا کی محبت اور جلال اس کے سامنے ہونگے - اور اسے کھینچ کر لے جائیں گے - اسی طرح دوسری بات یہ ہوئی - کہ اُمت کو نبی کے ذریعے سکھایا جاتا ہے - کہ دعائیں کرو - جوں جوں کثرت سے اور بڑے امور میں دعائیں قبول ہوتی ہیں - خدا کی محبت ان کے دل میں گڑتی جاتی ہے اور اس قدر گڑ جاتی ہے - کہ پھر نکل نہیں سکتی - کیونکہ جب انسان دیکھتا ہے - کہ ایسی شان اور عظمت والے خدا نے میری بات مان لی ہے - تو اس کے دل میں کتنی عظمت بیٹھتی ہے - مگر یہ اپنی ذاتی ضرورتوں اور خواہشوں کے متعلق حاصل نہیں ہو سکتی - بلکہ جہاد فی سبیل اللہ اور خدا کی شان و شوکت دنیا میں قائم کرنے کے متعلق ہو - تب ایسا ہو گا - اور جہاد فی سبیل اللہ کے یہ معنی نہیں - کہ تلوار سے لڑائی کی جائے - بلکہ کوشش کرنا ہے خدا کی راہ میں اور ہمارے امام نے بتایا ہے - کہ اب تلوار سے نہیں - بلکہ قلم اور زبان سے کوشش کرنے کا زمانہ ہے -

یہ دو باتیں ہیں - جن پر عمل کرو - تاکہ خدا کی عظمت اور محبت رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے - اور تم نیکیوں پر قائم رہ سکو - اور بدیوں سے بچ جاؤ - خدا تعالےٰ ان باتوں پر عمل کرنے کی ہمیں توفیق دے -

---

کلام امام

(نوشتہ مسٹر محمد امین (ساگر چند) بیرسٹر ایٹ لاء لاہور)

انشورنس کرانا بندہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے عرض کی - کہ چٹھیوں کو ڈاکخانے میں انشورنس کرانا جائز ہے * فرمایا کہ ہاں چٹھیوں کا پہنچا دینا ڈاکخانہ کا فرض ہے - لیکن کسی اور سے جس کا یہ فرض نہ ہو - انشورنس کرانا جوئے کی طرح ہو جاتا ہے - یہ ناجائز ہے *

فرمایا ریل یا جہاز کی معرفت جو مال بھیجا جائے - اس کا ریل یا جہاز کی کمپنی سے انشورنس کرانا جائز ہے - لیکن ٹامس لک وغیرہ جس کا فرض اسباب کو پہنچا دینا نہیں - اس سے انشورنس کرانا ناجائز ہے *

زندگی کا بیمہ کرانا فرمایا زندگی کا بیمہ کرانا جائز نہیں مکان کو انشورنس کرانا بھی جائز نہیں - بندہ نے عرض کی - کہ حضور پچاس یا سو آدمی مل کر ایک قسم کا فنڈ بنا لیں کہ جس میں سب چندہ دیا کریں - تاکہ اگر ان میں سے کسی کے مکان کو آگ لگ جائے تو اس کی مدد کی جائے - تو کیا یہ جائز ہے - فرمایا - کہ ہندوستان میں بہت سی کوپریٹیو سوسائیٹیاں بن رہی ہیں - جن کا مقصد لوگوں کی مدد کرنا ہوتا ہے - اسی طرح اگر لوگ مل کر ایک سوسائٹی اس مقصد کیلئے بنائیں کہ سب چندہ دیا کریں - اور اگر ان میں سے کسی ایک کا کچھ نقصان ہو جائے - جو کہ اسکی غفلت کا نتیجہ نہ ہو - تو اسکے ایسا ثابت کرنے پر اس کی مدد کی جائے تو یہ جائز ہے - لیکن یورپ میں بہت سے لوگ اپنے مال کو انشورنس کرا کے خود اپنا نقصان کر لیتے ہیں - تاکہ بیمے کا روپیہ حاصل ہو جائے - بندہ نے لنڈن کے ایک مشہور امیر آدمی کا نام لیا - جو کہ اسی طرح امیر ہو گیا - کہ جب اس کی دوکان اسباب سے بھری ہوئی ہوتی - تو اس کا بیمہ کراتا اور سال کے آخر میں جب قریباً تمام مال بک گیا ہوتا - تو ہر سال آگ لگا کر کہیں چلا جاتا اور تمام اسباب کے بیمہ کا روپیہ وصول کر لیتا *

مختصر نوٹ

حضور کی دعاؤں کا اثر مینے یہ بات کئی دفعہ مشاہدہ کی اور خصوصاً اس حال میں کہ جب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کو دعا کیلئے خط لکھتا ہوں تو بسا اوقات خط کے ڈاک میں ڈالتے ہی جس بات کیلئے دعا کیواسطے لکھا تھا کہ وہ پوری ہو جاتی ہے - اس سے میرے دل پر یہ بات نقش ہو گئی - اللہ تعالےٰ جو کہ ہمارے دلوں کو دیکھتا ہے ہماری نیتوں کے بھی پھل دیدیتا ہے - کیونکہ ممکن ہے - کہ جو خط ہم حضرت اقدس کو لکھیں وہ ڈاکخانہ کی غفلت یا کسی اور سبب سے حضرت صاحب کو نہ بھی پہونچے - لیکن حضرت کو خط لکھتے وقت انکا جو خیال کیا جاتا ہے - اللہ کی طرف سے اس کے بھی انعام مل جاتے ہیں -

میں مفتی صاحب کا ایک خط الفضل میں پڑھ کر بہت خوش ہوا کہ جس میں انہوں نے اپنا ایک ایسا ہی تجربہ لکھا ہے - کہ انہوں نے امریکہ سے حضرت اقدس کو دعا کیلئے لکھا اور خط کے بھیجتے ہی انکو فائدہ ہونا شروع ہو گیا جن احمدی بھائیوں نے حضرت اقدس کی دعاؤں کے معجزے دیکھے ہوں اگر وہ انکا ذکر گاہے بگاہے الفضل میں چھپواتے رہا کریں - تو اس سے ایک دوسرے کا ایمان بڑھے *

قادیان میں آنا جیسا کہ حضرت اقدس نے سالانہ جلسہ میں فرمایا تھا کہ احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ بار بار قادیان آیا کریں اس پر عمل کرتا ہوا میں اب ہر مہینہ میں دو تین دفعہ قادیان جانے کی کوشش کرتا ہوں اور سب بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے مجھے بے شمار روحانی اور دنیاوی فائدے پہنچ رہے ہیں - حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے ع زمین قادیاں اب محترم ہے - پس خواہ ہمارے جسم اپنے کثیف ہونے کی وجہ سے اسکا اثر نہ بھی معلوم ہو - لیکن قادیان جانے سے روح ایک خاص اثر لیکر آتی ہے - جس سے انسان کے اندر ہی اندر تبدیلیاں

ہوتی رہتی ہیں۔ جن کا اثر آخر اسپر ظاہر ہو جاتا ہے۔

پس میں سب پنجابی بھائیوں کو یہ نیاک مشورہ دیتا ہوں کہ اوّل تو ہر ہفتہ اتوار کا روز یا کم از کم ہر ماہ کے آخری ہفتہ اور اتوار کی تعطیلوں کو قادیان میں گذارنے کی کوشش کیا کریں۔ اس سے بہت سے مختلف مقام کے احمدیوں کو ایک دوسرے سے ملنے کا موقع بھی ملیگا۔ اور آپسمیں محبت بھی بڑھیگی۔ اور ہم سب ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھ لینگے۔

حضرت اقدس کے خطبے مجھے حضرت اقدس نے اجازت دی ہے کہ جس قدر خطبے حضور کے چھپ چکے ہیں۔ میں انکو جمع کرکے چھپواؤں۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضور کے خطبے بہت ہیں۔ میرا ارادہ انکو مختلف جلدوں میں شایع کرانے کا ہے۔ چھپائی وغیرہ کا کام منشی فخر الدین صاحب احمدی ملتانی (مالک کتاب گھر قادیان) نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ احباب پہلے سے درخواستیں بھیجدیں۔ یہ بہت ثواب کا کام ہے۔ کیونکہ حضور کے خطبوں میں وہ علم بھرا ہوا ہے۔ جو اور کہیں دستیاب نہیں ہو سکتا۔ حضور نے ہر مسئلہ پر نئی روشنی ڈالی ہے۔ اور یورپ امریکہ وغیرہ میں مبلغوں کے لئے تو حضور کے خطبے علم کے لاجواب خزانے ہیں۔ بہت دفعہ انگلستان میں مَیں نے حضور کے خطبوں سے خیالات لیکر انکو انگریزی جامہ پہنا کر نہایت تعلیم یافتہ انجمنوں کے سامنے پیش کیا جن کو سنکر وہ ہمیشہ کے لئے اسلام پر فریفتہ ہو گئے۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ ان کا ترجمہ جلد انگریزی۔ فرنچ۔ اسپرنٹو عربی۔ فارسی اور پشتو وغیرہ زبانوں میں بھی ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؎

آرسی دار سروتہ

یہ نہایت خوبصورت پیتل کا سروتہ شیخ محمد محی الدین صاحب پیتلی سروتہ فیکٹری پانی پت کے ہاں سے ملتا ہے۔ جسمیں عمدہ نقش و نگاری کے علاوہ یہ جدت ہے کہ کمانی کے ذریعہ خود بخود کھلتا ہے۔ اور پھل پر چھوٹی سی آرسی لگائی گئی ہے دھار بجنسہ لوہے کی ہے۔ اہل مذاق نے اسے بہت پسند کیا ہو اور قیمت واجبی بتائی ہے۔ بڑے کی ۱۲ اور خورد کی ۱۰ ہے۔ اُمید ہے جو صاحب منگوائینگے۔ وہ دیکھکر خوش ہونگے ؎

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

میں تمام بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کہ جس غرض کے لئے ہائی سکول کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس طرف سے اب معلوم ہوتا ہے کہ توجہ ہٹتی جارہی ہے۔ جس کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ بورڈران کی تعداد دن بدن گھٹتی جارہی ہے۔ اسکی وجہ ممکن ہے اور بھی ہو۔ لیکن میرا قیاس ہے۔ کہ احباب نے حضرت مسیح موعود کے فرمان کو بھلا دیا ہے۔ اس مدرسہ کی بنیاد ڈالتے ہوئے حضور نے اس امر کا اظہار فرمایا تھا کہ اس سے نہ صرف آئندہ بود زمانے کے زہریلے اثرات سے محفوظ رہینگے بلکہ قادیان کی پاک آب و ہوا میں رہ کر اپنے اندر وہ پاک رُوحانی، اخلاقی، دینی تبدیلی پیدا کرینگے۔ کہ وہ دنیاوی حیثیت میں دوسرے سکولوں کے طالب علموں سے ہم پلہ رکھکر بھی دین کے خادم ہونگے۔ آج تک یہ غرض اس مدرسہ کے قیام سے کہاں تک پوری ہوئی۔ اس کے لئے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے حضرت مرزا شریف احمد صاحب اسی سکول کے تعلیم یافتہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یکے بعد دیگرے اپنے تمام صاحبزادوں کو اسی سکول میں سکول کی آخری جماعت تک تعلیم دلائی۔ اور حضور کے نقش قدم پر چلکر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے بھی اپنے بچوں کو اسی سکول میں داخل فرمایا۔ پھر اسوقت اطراف واکناف دنیا میں اگر احمدی مبلغ ملینگے تو اسی سکول کے طالب علم ہونگے یا قادیان میں جن کی زندگی کا بہت سا حصہ اسی سکول کی تعلیم و تربیت میں گذرا۔ مثلاً چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے۔ مولوی غلام محمد صاحب بی اے۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ یہ تو اسی سکول کے طالب علم ہیں۔ پھر مولوی شیر علی صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب کی زندگی کا بہترین حصہ اسی سکول میں کام کرتے گذرا ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیرؔ اور مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی بھی اسی سکول میں کام کرتے رہے ہیں۔ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب اور سید قاضی امیر حسین صاحب کا بہترین اولین زمانہ اسی سکول کے ساتھ گذرا۔ یہ صرف مختصر طور پر ہے۔ ورنہ دنیا کے مختلف شعبوں میں ہائی سکول کے احمدی فرزند جس طرح کام کر رہے ہیں وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اگر کبھی نے تربیت کا اثر دیکھنا ہو تو وہ دیکھ لے کہ ہائی سکول کے طالب علم جو اب مختلف کالجوں میں پڑھ رہے ہیں۔ انھوں نے سٹرائکوں وغیرہ میں کس طرح احمدیت کے جھنڈے کو نمایاں طور پر کھڑا رکھا۔ اور کس جوش و مستعدی سے وہ احمدیت کے پھیلانے میں کوشاں ہیں مثال کے طور پر شیخ عبد الرحمٰن صاحب سابق منگل سنگھ ہیں۔ جو اس سکول کے طالب علم ہیں۔ یہیں حالت طالب علمی میں انھوں نے اسلام اختیار کیا۔ اب وہ بہت سے طالب علم میڈیکل سکول کے احمدیت میں لاچکے ہیں۔ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کے نام سے کون واقف نہیں۔ وہ بھی اسی سکول کے طالب علم ہیں۔ مصنف اختیار الاسلام کے نام سے کون ناواقف ہے۔ جن کو احمدیت کی دھن دن رات لگی رہتی ہے۔ وہ اسی سکول میں ۲۰ سال سے زیادہ عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور جن کی خدمات آریہ سماج اور سکھوں کے متعلق سب پر روشن ہیں۔ اسی سکول میں بہت دیر تک کام کرتے رہے ہے۔ نتائج اور کھیلوں کے لحاظ سے احباب پر روشن ہو کہ کس طرح یہ سکول دوسرے سکولوں کے دوش بدوش ہی نہیں۔ بلکہ ان سے بڑھکر قدم مار رہا ہے۔ اس حالت میں احباب کا ہائی سکول کی طرف توجہ نہ کرنا قابل افسوس امر ضرور ہے۔ حضرت مسیح موعود کا صریح ارشاد موجود ہے کہ قوم اپنے بچوں کو یہاں بھیجے۔ تاکہ احمدیت کی فوجیں یہاں سے طیار ہو کر نکلیں۔ جیسا کہ کئی ایک جرار سورمے نکل چکے ہیں۔ کونسا وہ احمدی ہے۔ جس کا دل نہیں چاہتا۔ کہ حضرت ؑ کے حکم کو سر آنکھوں پر رکھے اخراجات کا سوال راستہ میں حائل نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ گھر پر رہکر بھی اتنا ہی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ کون ہے جو اپنے بچوں کی فیسیں ادا نہیں کرتا۔ کھانے اور کپڑوں پر خرچ نہیں کرتا۔ کتابیں اور کاپیاں نہیں خریدتا۔ یہی خرچ یہاں ہیں۔ ممکن ہے زیادہ سے زیادہ ایک دو روپے کا

کا فرق ہو۔ لیکن وہ بھی ذرا سی ہے۔ ورنہ گھروں میں خرچ ہو جاتا ہے۔ اور انسان اسکو خرچ تصور نہیں کرتا۔ باہر سے کم خرچ کو خرچ تصور کرتا ہے۔ کیونکہ اکٹھا دینا پڑتا ہے۔ بورڈروں کی تعداد کسی زمانے میں دو صد تک پہنچ گئی تھی۔ اور اب گرتے گرتے نوے تک آرہی ہے۔ اور صرف بورڈنگ ہوس ہی ہے۔ جسمیں بیرونی طلبار آکر قادیان کی برکتوں سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ ورنہ سکول میں طلبار کی کمی نہیں۔ جو پہلے سے کہیں زیادہ ہیں لیکن وہ بستے ہیں۔ اور پڑھکر اپنے گاؤں میں چلے جاتے ہیں۔ جن کا کثیر حصہ ہندوؤں سکھوں اور غیر احمدیوں کا ہوتا ہے۔ لیکن ہمیں تو اپنوں کو تعلیم دینا ہے۔ غیر تو نوافل کے طور پر ہیں۔ اصل غرض جماعت احمدیہ کے بچوں کی تعلیم و تربیت ہے۔ جو ابھی تک اس سے بہت حد تک قابل افسوس غفلت میں ہے۔ جہاں لوگ اور قربانیاں کرتے ہیں۔ خدا کے لئے یہ قربانی بھی اپنے ذمہ لیں۔ امید ہے۔ احباب گذشتہ کمی کی تلافی فرما کر مشکور ہونے کا موقعہ دینگے۔

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ علاوہ رواجی تعلیم کے سکول میں قرآن شریف کا ترجمہ مع تفسیر ابتداء سے انتہاء تک ختم کروایا جاتا ہے۔ حدیث کی کتابیں اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف باقاعدہ پڑھائی جاتی ہیں۔ رواجی تعلیم وہی ہے۔ جو سرکاری مدارس میں ہے۔ وہی کتابیں ہیں جو کہ گورنمنٹ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔

خاکسار محمد دین منیجر ہائی سکول قادیان

ضروری اصلاح

اخبار الفضل نمبر ۸۰ میں ضمیمہ کی اجرت بالمقطع پانچ روپے لکھی ہے۔ یہ اجرت دس روپے سمجھی جلئے۔ اور ۲ صفحے سے زائد فی سیکڑہ آٹھ آنے (۸/)

(منیجر الفضل)

مخمس در جواب نظم پیغام

میرا ایک فارسی قصیدہ بعنوان "در مدح خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ" اخبار الفضل مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء میں شائع ہو کر ہدیہ ناظرین ہو چکا ہے۔ اس کے جواب میں ایک نظم پیغام صلح مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۲۱ء میں کسی گمنام کی جانب سے شائع ہوئی ہے۔ اگرچہ میرا روئے سخن اس زاویہ نشین محجوب الحقیقۃ کی جانب نہ تھا۔ مگر بقول اسکے "دیوانہ را ہوئے بس است" لفظ لاہور آپ چراغ پا ہو گئے ہیں۔ اور بعنوان "در شمار مکہ چوں ناید شمار قادیان" ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ غالیانہ مسلک عالم اسلامی میں نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ معلوم نہیں کہ اس عالم اسلامی سے عالم مجازی پیغامی یا عالم حقیقی اخیار مراد ہے۔ تو میرے متعلق جو چاہیں فرمادیں۔ لیکن ان کا فتویٰ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کیا ہوگا جبکہ آپ سیرۃ الابدال کے صدا پر فرما چکے ہیں "جعلت قادیان کالقاہرۃ مبنیۃ وبلدۃ الامین" بازی بازی باریش بابا ہم بازی۔ یہ دست درازیاں ٹھیک نہیں۔

بہرحال ہم اس مختصر جواب دینے کے بعد ایک مخمس میں نظم مذکور کا جواب دیتے ہیں:-

احمدیت باغ ہست از احمد آخر زماں
لیک احمد گفتہ شاخ خشک بردہ باغباں
زیں سبب آمد بشیر الدین خلیفہ درمیاں
نہر کوثر شد رواں از آبشار قادیاں
آب حیواں درس قرآں در دیار قادیاں

چوں یکے گردید از یثاں مردک گندہ نمائے
زانجا آمد یکے دیگر شدہ ہرزہ سرائے
گشت تاریکی فزوں تاریک گشتہ ہر سرائے
نور قرآں چوں نگردد مشعل ظلمت زدائے
پانہادہ چوں مسیحا بر منار قادیاں

گفت یحییٰ را مسیح قد ایلیائی در کمال
مصلح موعود گفتم ابن مہدی را ستاں
اشتہار سبز دارد نام محمود خصال
اے دل آشفتہ در لاہور چہ بندی خیال
مصلح موعود بین در مرغزار قادیاں

قادیاں را مکہ گفتہ کردہ ام من گر خطا
تا چہ فتوی میدہی بر مہدی بدر الدجی
خوب دانی نیست قولم مظہر حق و علا
مظہر حق دیدہ ام گویا فرود آمد خدا
در شمار مکہ چوں ناید شمار قادیاں

دشمن دین متیں را روز تیرہ مے کند
بر شریران ناتواں را دست چیرہ میکند
بس نفوس مظلمہ را مستنیرہ مے کند
دیدہ ام برنائے اتقی چشم خیرہ مے کند
روئے ہمچوں مہر او بر کوہسار قادیاں

چوں یکے باغیر پیوستہ ز ما گشتہ جدا
دم ز آزادی زناں منکر ز حکم مقتدی
پس فرستادہ از ینجا چند تا مرد خدا
حامی دین متیں شمشیر خدا نور ہدی
تا بہ لندن کردہ جاری جوئبار قادیاں

اے برادر تا بکے خواہی نمود ایں ریشخند
تا بکے از جاہجی بر آتشے ہمچوں سپند
مظہر آں حسن و احسانست پور ارجمند
اہل امریکہ برائے دیدن روئش طپند
در دل ایشاں نشستہ نقش و نگار قادیاں

کدعہ را بلد الامین گفتہ مسیحائے زمن
قادیاں دار الاماں گشتہ مقر پنجتن
تا قیامت ماہست از اصحاب پیلاں در امن
رحم باید کرد غلایاں بجان خویشتن
بخدا جنگست یورش بر حصار قادیاں

فتنہ ہا برپا شد و ہر شہر شد چوں بے اماں
دین حق مجروح شد از طعنہ ہائے دشمناں
میدہد پیغام جنگے صلح خواہ دشمناں
بوستان دیں کہ پژمردہ است از باد خزاں
برگ و بارش میدہد باد بہار قادیاں

شورشے اُفتاد چوں اندر جہاں از کفر و کیں
آمدہ عیسیٰ نبی اللہ از چرخ بریں

تا دہد مردِ منافق طبع را بر روئے لقیں
قوم مسلم ترک کردہ میوہائے ایں زمیں
اہل یورپ را پسند آمد ثمار قادیاں

تا یکے در خواب مانی چادرے از سر کشی
تا کہ از برکات بیعت فضل رحماں کشی
ہاں نگہ داری بخود برمالگہ خنجر کشی
اے برادر عمر خود ضایع مکن در سرکشی
ہمچو مسکیناں فرود آ در جوار قادیاں

گرچہ در لاہور رفتہ از دیار قادیاں
تیرہا بارد ہمیشہ بر حصار قادیاں
آتشے افروخت در لاہور خوار قادیاں
نور عرفاں میدہد ایں طرفہ نار قادیاں
صورت گل را تماشا ہست خار قادیاں

چوں بدر گشتند خائب از کنار قادیاں
خطہ لاہور شد دار الشرار قادیاں
دُور شد تاریکی شر از جوار قادیاں
نیست پُر انوار ہمچو روزگار قادیاں

فیض ہر موسم دہد لیل و نہار قادیاں

خاکسار :- محمد بہار الدین خان - حیدر آبادی :

وی پی آتے ہیں

جن احباب کی قیمت الفضل ۱۵ اپریل پر ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام مئی کا پہلا پرچہ وی پی ہو گا۔ وصولی فرما کر مشکور فرمائیں۔ اگر بذریعہ منی آرڈر احباب قیمت بھیجدیا کریں۔ تو وہ زائد خرچ سے بچے رہیں۔

(مینیجر الفضل)

خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑانی کا مذہب

دربارہ مسئلہ وفات مسیح

جناب خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑاں شریف کے ملفوظات و مکاشفات جو ان کی اپنی زندگی میں بطور روزنامچہ کے قلمبند ہوتے رہے ہیں۔ اور ان کی عبارات خاص موصوف کو روزانہ سنا کر صحیح کرائی جاتی رہیں۔ اس وقت پانچ حصوں میں ہیں۔ پہلے تین حصے مطبوعہ ہیں۔ اور آخری دو حصے قلمی ہیں۔ جو ان کے مریدوں کے پاس بکثرت موجود ہیں۔ مجھے ملفوظات فریدی حصہ چہارم مسلوکہ مولوی امام بخش صاحب سکنہ جام پور کا جو کہ قاضی دین محمد صاحب سکنہ جام پور کے قلم سے لکھی ہوئی ہے۔ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس کے صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۴ پر ذیل کی عبارت بتائید مسئلہ وفات مسیح درج ہے اگرچہ اس مسئلہ کی بحث احمدیوں کے لئے ایک باسی مضمون ہے۔ اور اس مسئلہ کی بحث پر احمدی جماعت کے بڑے بڑے مشاق معاند بھی مقابلہ میں آنے سے کتراتے ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف حدیث شریف اقوال صحابہؓ اقوال ائمہ و معتبر مفسرین و خدا تعالیٰ کے تازہ نشانات کی رُو سے وفات مسیح کی صداقت آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت ہے۔ تاہم ایسے اصحاب کی دلچسپی کیلئے جو خواجہ غلام فرید صاحب سے حسن اعتقاد رکھتے ہیں یہ عبارت نقل کر کے شائع کی جاتی ہے :-

"مقبوس بست و ششم بوقت زوال روز یک شنبہ بستم ماہ ذو القعدہ یک ہزار و سہ صد و شانزدہم ہجری المقدس دولت پابوس و زیارت حضرت اقدس کہ عبادتے و سعادتے بہتر ازیں نیست۔ دہ سخن در رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام افتاد۔ یکے از حضار عرض کردہ کہ قبلہ! حضرت عیسیٰ بایں جسد عنصری مرفوع شدہ یا بعد موت عرفی روح پاک اوشاں مرفوع گردیدہ است؟

اسکے جواب میں اولاً حضرت ممدوح نے عیسائیوں کا عقیدہ اس بارے میں ظاہر فرمایا۔ اس کے بعد ان کا اپنا عقیدہ یوں مذکور ہے :-

"بعد ازاں حضور خواجہ ابقاء اللہ تعالیٰ بہقائم فرمودند۔ کہ یک تعویذ ہست برائے دفع ترغیب نوشتہ میشود۔ و آں ایں است کہ والد عیسیٰ ادیا کویا خرج عیسیٰ ادیا کویا رفع عیسیٰ ادیا کویا۔ پس ازیں تعویذ ایں چنیں فہم مے آید کہ مراد از ولد عیسیٰ تولد حقیقی حضرت عیسیٰؑ از بطن عفت حضرت بی بی مریم است۔ و مراد از خرج عیسیٰ خروج اوشاں از قبر است بعد از دفن شدن۔ و مراد از رفع عیسیٰ رفع روح جاطہ اوشاں است بآسمان"

(منقول از ملفوظات فریدی قلمی ص ۱۹۲ تا ۱۹۴)

اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بذاتہ صلیب پر چڑھائے گئے۔ اور قبر میں دفن کئے گئے۔ اور تائید الٰہی سے قبر سے زندہ سلامت نکل کر چلے گئے۔ اور اپنی طبعی موت سے ہمچو دیگر انبیاء کے فوت ہوئے۔ اور ان کا رفع بھی ہمچو دیگر انبیاء کے روحانی طور پر ہوا۔ اور یہی مذہب حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔

خاکسار :- دوست محمد چجانہ - جام پور

اسلام کی پہلی کتاب پر ریویو

مڈل اور انٹرنس کے طالب علموں کو واضح ہو کر منشی ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کی کتاب اسلام کی پہلی کتاب کے ہر سہ حصہ (حضرت مسیح موعود و علماء زمانہ) دیکھے ہیں۔ جنمیں حضرت امام مہدی اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق کافی واقفیت کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ ان ہر سہ رسالہ کے مطالعہ سے مخالف مولویوں کے قریباً تمام اعتراضوں کا جواب آسانی سے دیا جا سکتا ہے۔ قرآن و حدیث سے ہر ایک دعویٰ اور جواب کو ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ غیر احمدی علماء کو خاموش اور شرمندہ کر سکتے ہیں۔ جو لڑکے اور لڑکیاں اور عورتیں بڑی بڑی کتابیں نہیں پڑھ سکتیں وہ اسے دیکھیں۔ قیمت ہر سہ حصہ صرف ۱۵ ار

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ہندوستان کی خبریں

کوہاٹ میں ہندوستانی ہسپتال پر حملہ ۱۳۔ اپریل کو کوہاٹ میں ہندوستانی ہسپتال پر حملہ کیا گیا۔ دو ہندوستانی سپاہی ہلاک اور ایک مجروح ہوا ؛

ایک سکھ فوجی دستہ پر سرحدیوں کا حملہ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۱۰۔ اپریل کو ۶۲ ویں سکھ پلٹن کے ایک دستہ پر جو بلاک ہوس کو جارہا تھا۔ بنوں سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر سرحدیوں کے ایک گروہ نے جو قریباً ۵۰ ملاؤں پر مشتمل تھا۔ حملہ کیا ۸ سکھ سپاہی ہلاک ہوئے ؛

پنجاب پراونشل کانفرنس کے صدر کا فیصلہ راولپنڈی میں ہونیوالی پنجاب پراونشل کانفرنس کا صدر حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب دہلوی کو مقرر کیا گیا ہے۔

ایک قلی کو گولی مارنیکا مقدمہ یورپین ملزم کی گرفتاری کچھ عرصہ ہوا۔ لکھنؤ کے ایک یورپین کاشتکار مسٹر ریڈ نے ایک قلی کو اس کی لڑکی سے زبردست درازی کے سلسلہ میں گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اور عدالت نے اسے بری کر دیا تھا۔ آخر کار کلکتہ ہائی کورٹ نے اس پر دوبارہ مقدمہ چلائے جانے کا حکم دیا تھا۔ اب خبر ملی ہے۔ کہ ۱۸ اپریل کو ملزم ڈپٹی کمشنر چپارن کی عدالت میں پیش ہوا اور اسے گرفتار کر کے جیل میں بھیجدیا گیا۔ اور ضمانت نامنظور کی گئی ؛

دریائے ستلج سے آبپاشی دریائے ستلج سے آبپاشی کرنے کی جو سکیم گورنمنٹ نے تجویز کی ہے اس سے جس قدر علاقہ کی آبپاشی ہوگی۔ اس میں ۳۰ لاکھ ایکڑ ریگستانی علاقہ شامل ہے اس سکیم کی تکمیل میں حسب ذیل رقوم کے خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ ریاست بہاولپور ۲ کروڑ ۴۸ لاکھ روپیہ بیکانیر ۲ کروڑ سوا لاکھ۔ برٹش ۵ کروڑ ۹۱ ہزار ؛

بحری اور بری فوج کی تعلیم کا کالج گوالیار میں مرہٹہ طلباء کی جو کانفرنس ہو چکی ہے۔ اسمیں اس مطلب کے رزولیوشن پاس کئے گئے۔ کہ گورنمنٹ پر زور ڈالا جائے۔ کہ وہ ہندوستان میں بحری اور بری فوج کی تعلیم کا کالج کھولے اور لازمی تعلیم کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کرے ؛

مقدمہ ننکانہ صاحب مقدمہ کی کاروائی تا حال چل رہی ہے۔ گواہ پیش ہو رہے ہیں ؛

نو آبادیوں سے واپس آنیوالے ہندوستانیوں کی امداد کلکتہ میں مسٹر ڈبلیو آر۔ گورلے کی زیر صدارت سر اسوتوش چودھری مسٹر سی ایف اینڈریوز۔ مسٹر ایچ سہروردی پنڈت بنارسی داس۔ ڈاکٹر کریک کی ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ جو نو آبادیوں سے آنیوالے ہندوستانیوں کی امداد کریگی ؛

سردار نرندر سنگھ پبلشر اکالی کو سزا سردار نرندر سنگھ "اکالی" لاہور نے سردار پرتاب سنگھ ایڈیٹر اکالی کے مقدمہ میں حلفیہ شہادت دینے سے انکار کیا تھا۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے انہیں دو مرتبہ شہادت دینے کو کہا۔ سردار صاحب نے دونو مرتبہ انکار کیا۔ آخر ڈپٹی کمشنر نے پولیس سے سردار صاحب کی جامہ تلاشی کرائی۔ کوٹ کے نیچے سے ایک کرپان برآمد ہوئی۔ پولیس نے سردار صاحب کو ہتھکڑی لگائی۔ اور اڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان کر دیا ؛

عدالت نے پوچھا۔ کہ تم ضمانت پر رہا ہونا چاہتے ہو۔ ملزم نے اس سے بھی انکار کیا۔ آخر سردار صاحب کو چار ماہ قید محض کی سزا دی گئی ؛

مہتر ایسوسی ایشن کا قیام بمبئی میں بھنگیوں یعنے مہتروں کی ایسوسی ایشن قائم ہوئی ہے۔ جو مہتروں کی معاشرتی۔ شہری اور اقتصادی مفاد کی نگہداشت کریگی۔ انہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے بچوں کو مدرسوں میں داخل کریں گے۔ شراب سے پرہیز کریں گے۔ اور مقدمات کے انفصال کیلئے اور شادیوں کے درج رجسٹر کرانے کے لئے باقاعدہ پنچایتیں قایم کریں گے ؛

عدم تعاون میں نیا شاخسانہ الہ آباد سے ایک برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ سوامی ستیہ دیو ساکن الموڑہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ ان کے خلاف جو حکم زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری جاری کیا گیا ہے۔ وہ یکم مئی کو اس حکم خلاف ورزی کرنے کا قصد کر چکے ہیں ؛

پہلا پنچا وکیل مسٹر این سوامی ہائی کورٹ کے پہلے پنچا وکیل ہوئے ہیں۔ پنچا قوم جنوبی ہند میں اچھوت سمجھی جاتی ہے ؛

مردم شماری کے اندر غلط اندراج کی وجہ سے ایک قتل آگرہ ۱۶ اپریل لفٹنٹ کرنل این۔ ایچ گورڈن چھاونی مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں دو ملزمان کی پیشی ہوئی۔ جن پر ایک زمیندار کے قتل کا الزام تھا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ ملزمین کو مردم شماری کے فارموں میں چمار درج کیا گیا تھا۔ اس لئے ان کے اور مقتول زمیندار کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ چنانچہ ایک ملزم نے اسے پکڑے رکھا۔ اور دوسرے ملزم نے اسے مار دیا ؛

سندربن میں ڈاکہ اور دو قتل سندربن میں تیس کے قریب ڈاکو چرن سہا کے مکان میں رات کے وقت آن گھسے۔ اور اس کو اور اس کے بیٹے کو قتل کر دیا ؛

شراب نوشی کا انسداد کرنیوالوں کو سزا ناگپور ۲۱ اپریل۔ ۱۱ اشخاص کے خلاف شراب کی ایک دوکان توڑے جانے کے سلسلہ میں ڈاکہ کا مقدمہ چل رہا تھا۔ ان ۱۱ اشخاص میں سے ۶ کو بری کر دیا گیا باقی پانچ کو ۶ ماہ سے لے کر ۲ سال تک قید کی سزا دی گئی ہے۔ فیصلہ میں لکھا ہے۔ ناگپور میں تحریک عدم تعاون کی وجہ سے بدامنی پھیل رہی ہے ؛

ممالکِ غیر کی خبریں

ترکی و یونان

یونانی سرگرمیوں کا از سر نو آغاز

لنڈن ۲۱- اپریل - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے - کہ یونانی فوج نے بروسا کے محاذ پر پھر جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے - مگر ۱۴- اپریل سے ترکوں کی زبردست جمعیتیں اوچاک کے محاذ پر یونانیوں پر حملے کر رہی ہیں. اوچاک کے محاذ پر اب تک یونانی اپنے مورچوں پر قائم ہیں.

یونانی بیڑا بحیرہ مرمرہ میں

لنڈن ۲۲- اپریل - قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے - کہ اطالی نے دول متحدہ کے پاس احتجاج کیا ہے - کہ یونانی بیڑا بحیرہ مرمرہ اور دردانیال میں کیوں جنگی کارروائیاں انجام دے رہا ہے ؛

سربرآوردہ ترکوں کا اخراج

سمرنا کا ایک پیام مظہر ہے کہ یونانیوں نے کئی سربرآوردہ ترک جلا وطن کر کے ایتھنز بھیج دئے ہیں -

ترکی سپاہ کے جہاز کی گرفتاری

لنڈن - ۲۲ - اپریل - قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے - کہ ایک یونانی جنگی جہاز نے بحیرہ مرمرہ میں ایک بلغاری جہاز گرفتار کیا ہے - جو ترکی سپاہ ایشیائے کوچک کو لے جا رہا تھا - یہ جہاز پریس میں لایا جائے گا - اور ترکی سپاہ اتار کر نظر بند کر لی جائے گی ؛

برطانی افسروں کی کوئی شرکت نہیں

قسطنطنیہ - ۲۱ - اپریل - برطانی کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ ایشیائے کوچک میں یونان کی جنگی کارروائیوں میں برطانی افسروں کی شرکت بے بنیاد ہے ؛

بولشویکی کارروائیاں

ایرانی مورچوں پر بولشویکی جمعیت کی بلا وجہ گولہ باری

الہ آباد - ۲۲ - اپریل - پایونیر کا طہرانی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ایک بولشویکی جمعیت نے رشت سے ایرانی کاسکوں کے مورچوں پر گولہ باری کی تھی جب ایرانی وزیر اعظم نے روسی وزیر کو جو آجکل پایہ تخت ایران سے چند منزل کے فاصلے پر ہے تار دیا ہے - کہ جب تک مذکورہ بالا واقعہ کی توجیہ نہ ہو گی آپ آگے نہ بڑھیں - ماسکو سے بھی اسی قسم کا احتجاج کیا گیا ہے ؛

روسی وزیر کو داخلہ طہران کی اجازت

الہ آباد - ۲۳ - اپریل - پایونیر کا طہرانی نامہ نگار ۲۳ اپریل کو تار دیتا ہے - کہ روسی وزیر کو طہران آنے کی اجازت دے دی گئی ہے - کیونکہ اس نے ایرانی سپاہ پر گولہ باری کی معذرت پیش کی تھی حکومت ایران نے یہ بھی کہا ہے - کہ اگر اس قسم کا واقعہ پھر پیش آیا - تو روسی وزیر کو تسلیم نہ کیا جائے گا - بولشویک سپاہی روسی وزیر کا سامان لے کر طہران میں پہلے ہی پہنچ گئے ہیں ؛

سرزمین انگلستان پر بولشویکی خطرہ کے بادل

لنڈن - ۲۰ - اپریل - سر جے ایل بیرڈ نے مسٹر شورٹ کی جانب سے دار العوام میں بیان کیا کہ حکومت سرزمین برطانیہ میں بولشویکوں کی تحریک کو بغور دیکھ رہی ہے - یہ تحریک تین قسموں پر منقسم کی جا سکتی ہے - اول اشتراکی ملازموں کو تنخواہ جو ۵ پونڈ سے ۱۰ پونڈ فی ہفتہ ہے - دوم - انتہا پسند اخبارات کو وظائف سوم - باغیانہ کتب و رسایل کی مفت تقسیم مقرر کے خیال میں کم از کم ۳۳ ہزار پونڈ ماہوار اس تبلیغ و اشاعت پر صرف ہوتا ہے ؛

متفرق خبریں

ہندوستانی ڈاک کا ایک حصہ خراب ہو گیا

لنڈن - ۲۱ - اپریل - جنرل پوسٹ آفس کا اعلان ہے کہ ہندوستان اور مشرق بعید کی ڈاک کے ایک حصہ کو جو ۲۰ - اپریل کو لنڈن پہنچی ہے - بحیرہ روم میں طوفان باد سے سخت نقصان پہنچا ہے - ڈاک کا اکثر حصہ تو تقسیم کر دیا جائیگا - لیکن بعض کے عنوان پڑھے نہیں جاتے -

سن فینروں کی طرف سے سخت سزا کی دہمکی

لنڈن - ۲۰ - اپریل - سن فینروں نے اعلان شایع کیا ہے - جسمیں جمہوریہ آئرلینڈ کے باشندوں کو بے اجازت آئرلینڈ چھوڑنے کی ممانعت کی ہے - اور جہازران ایجنٹوں کو منع کیا ہے کہ کسی سے کرایہ کا روپیہ وصول کریں اور نہ کسی کو ٹکٹ دیں - اس کی خلاف ورزی کی پاداش میں سخت سزا کی دہمکی دی ہے ؛

وفد افغانیہ انگورا میں

لنڈن ۲۱ - اپریل - ٹائمز کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ رقمطراز ہے کہ دولت افغانستان کا سفارتی وفد انگورا میں پہنچ گیا ہے ؛ رئیس وفد جناب سلطان احمد خان نے ایک تقریر کی جو انگریزوں کی مخالفت میں تھی - نیز کہا کہ تمام دنیائے اسلام کا فرض ہے کہ ترک افواج کو مدد دے ؛

شیخ سنوسی کا عزم موصل

لنڈن - ۲۱ - اپریل - شیخ سنوسی موصل کی طرف سفر کر رہے ہیں ؛

فیض کی بجائے کلپاک

قسطنطنیہ - ۲۲ - اپریل - انگورا کی قومی مجلس نے قرار دیا ہے کہ "فیض" کی جگہ کلپاک ٹوپی استعمال کی جائے - اور یہی ترکوں کی قومی ٹوپی متصور ہو گی - اس کی وجہ یہ ہے کہ کلپاک ملک میں بہت ارزاں تیار ہو سکتی ہے - اور فیض آسٹریا سے بنکر آتی ہے -

سابقہ قیصرہ کی تدفین

برلن ۲۰ - اپریل - سابقہ قیصرہ جرمنی کی تدفین کے ساتھ عجیب و غریب اظہار اطاعت ہوا - مقبرہ تک جنازے کا جلوس دیکھنے کو تیس ہزار لوگ جمع تھے - قیصرہ کی تدفین اس مقبرہ میں ہوئی - جو زمانہ قدیم کی یادگار ہے - اس ماتمی جلوس میں وزراء خاندان ہوہنزولرن کے سابق فرمانروا - شہزادہ سابق شاہ فرڈیننڈ والئی بلغاریہ - مارشل وان ہنڈنبرگ - جرنیل لڈنڈورف جرنیل میکنسن - جرنیل وان کلاک اور امیر البحر وان ٹرپٹز نے شرکت کی - یہ بھی قابل ذکر ہے - کہ تدفین کے بعد مجمع نے وان ہنڈنبرگ کے خیر مقدم میں غلغلہ انداز نعرے بلند کئے -

سکندریہ میں طاعون

لنڈن ۲۱ - اپریل - سکندریہ میں طاعون نمودار ہوا ہے

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر دیانتہ ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شایع ہوا)